50058 ـ بوڑھا شخص پیشاب کنٹرول نہ کر سکے تو نماز روزہ کی ادائیگی کس طرح ہو گی ؟

سوال

میرے والد صاحب کی عمر تقریبا ایك سو پچاس برس ہے اور تقریبا وہ اپنی یاداشت کھو چکے ہیں، لیکن بعض اوقات ہمیں پہچان لیتے ہیں اور بعض اوقات نہیں پہچانتے، ان آخری برسوں میں وہ اپنا پیشاب بھی کنٹرول نہیں کر سکتے بلکہ ہم دن میں کئی بار ان کا لباس تبدیل کرتے ہیں تو کیا عدم طہارت کے باوجود وہ نماز ادا کرینگے، اور کیا ہم انہیں روزہ رکھنے دیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ کے والد کی عقل و یاداشت اور ادراك کے اعتبار سے ان کا حکم بھی مختلف ہو گا، اگر تو وہ اپنی یاداشت اور عقل کھو بیٹھیں تو انہیں طہارت و نماز اور روزہ کا حکم نہیں دیا جائیگا اور اگر ان کی علق اور یاداشت موجود ہو تو انہیں بغیر کسی مشقت کے اپنی استطاعت شرعی امور کا مکلف ٹھرایا جائیگا.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

یاداشت کھو چکنے والے اور پاگل و مجنون شخص اور بچے پر روزہ واجب ہے یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے بندے پر عبادات اس صورت میں فرض كي ہیں جب وہ وجوب کی اہلیت رکھتا ہو، یعنی وہ عقل مند ہو اور اشیاء کا ادراك کر سکے، لیکن جس شخص میں عقل ہی نہیں اس پر عبادات لازم نہیں.

تو اس طرح مجنون شخص پر لازم نہیں، اور نہ ہی چھوٹا بچہ جو تمیز نہیں کر سکے اس پر لازم ہیں، یہ اللہ سبحانہ و تعالی کی رحمت ہے شامل ہوتا ہے، اور اسی طرح وہ معذور جس کی عقل خراب ہو لیکن وہ مجنون کی حد تك نہ پہنچے، اور اسی طرح وہ بوڑھا شخص جس کی یاداشت جاتی رہے، جیسا کہ اس سائل کا کہنا ہے، تو ایسے شخص پر نہ تو روزہ واجب ہوتا ہے اور نہ ہی نماز اور نہ ہی طہارت؛ کیونکہ یاداشت کھونے والا شخص اس بچے کی طرح ہے جو تمیز نہ کر سکتا ہو.

تو اس طرح اس سے تکلیف ساقط ہو جائینگی اور اسے نہ تو طہارت لازم ہو گی اور نہ ہی نماز اور نہ ہی روزہ، اور رہا

مسئلہ اس کے مال میں مالی واجبات کا تو یہ اس کے مال میں واجب ہونگے چاہے وہ اس حالت میں ہی ہو تو مثلا زکاۃ اس کے ولی الامر اور ذمہ دار پر اس کے مال سے ادا کرنا واجب ہوگی؛ کیونکہ زکاۃ کا وجوب مال سے تعلق رکھتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجئے جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاك صاف کر دیں اور ان کے لیے دعا کیجئے بلاشہ آپ کی دعا ان کے لیے موجب اطمنان ہے اور اللہ تعالی خوب سنتا ہے خوب جانتا ہے التوبۃ (103).

اللہ تعالی نے یہ نہیں فرمایا: " ان سے لو " اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کو جب یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا:

" انہیں یہ بتاؤ کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ان پر ان کے اموال میں زکاۃ فرض کی ہے، جو ان کے غنی اور مالدار لوگوں سے لے کر ان کے غریب اور فقراء کو واپس کیا جائیگا "

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: ان کے اموال میں زکاۃ ہے " اگرچہ وہ مال کے مالك سے ہی لي جاتی ہے.

بہر حال مالی واجبات اس حالت والے شخص سے ساقط نہیں ہونگے، لیکن باقی بدنی عبادات مثلا نماز، طہارت، اور روزہ اس طرح کے بے عقل شخص سے ساقط ہو جائینگی "

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (19) سوال نمبر (40).

شیخ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا:

ایسے شخص کے متعلق روزہ رکھنے کا حکم کیا ہے جو کچھ مدت تو عقل و ہوش رکھتا اور کچھ وقت اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہو، یا ایك روز اول فول بکتا ہو اور دوسرے روز صحیح کلام کرے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" حکم علت کے اعتبار سے ہو گا، جن اوقات میں وہ صحیح اور عقل اور ہوش و حواس رکھتا ہو اس پر روزہ فرض ہے، اور جن اوقات میں وہ مجنون اور اول فول بکنے والا ہو اس پر روزہ نہیں ہو گا، اگر فرض کریں کہ وہ ایك یوم مجنون ہوتا ہے اور ایك روز صحیح اور عقلمند تو جس یوم میں وہ صحیح ہو اس دن کا روزہ رکھنا لازم ہوگا، اور جس روز وہ صحیح اور علقمند نہیں اس دن کا روزہ رکھنا لازم نہیں "

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (19) سوال نمبر (43).

والله اعلم .